

بسم الله الرحمن الرحيم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

مکتوباتِ خواجہ سیف الدین

(مکتوبات شریف، حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی
نبیرہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہما)

مرتبہ

مولانا محمد اعظم

مقدمہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

حضرت خواجہ شیخ سیف الدین

☆☆

حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رضی اللہ عنہ، حضرت عروۃ الوثقی (خواجہ محمد معصوم) رضی اللہ عنہ کے پانچویں فرزند ہیں آپ ۱۰۵۵ھ میں پیدا ہوئے حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ نے آپ کو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے کمالات اور خصائص کی خوشخبری دی۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ آپ پر بے حد مہربان تھے۔ آپ نے بادشاہ ہندوستان اور انگریز، شاہزادہ اعظم شاہ اور دیگر ارکان سلطنت کی دینی اور روحانی نگرانی آپ کے ذمہ لگادی کہ ان سے سلوک باطنی حاصل کریں۔

مکتوبات معصومی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کی نسبت و توجہ اور آپ کے صاحب زادے خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ کی تربیت و صحبت کے طفیل اور انگریز نے وہ بلند مقامات حاصل کر لیے تھے جو شاہوں کو نصیب نہیں۔ ہم یہاں خواجہ سیف الدین کے نام خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے چند مکاتیب سے اقتباسات پیش کرتے ہیں، یہ مکاتیب اس وقت لکھے گئے ہیں جب خواجہ سیف الدین قلعہ ملتی، دہلی میں اورنگ زیب کی روحانی تربیت میں ہمہ تن مصروف تھے:-

۱۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ سلمہ ربہ کے بارے میں مرقوم تھا یعنی اثرات ذکر و وظائف، حصول سلطان ذکر و رابطہ، قلت خطرات، قبول کلمہ حق، رفع بعض منکرات اور ظہور لوازم طلب، یہ سب باتیں واضح ہوئیں، شکر خدا بجالاؤ، طبقہ سلاطین میں اس قسم کے امور حکم عنقار رکھتے ہیں۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۲ ملخصاً)

۲۔ تم نے بادشاہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ان کے اندر وسعت لطیفہ اخفی اور اس سے مناسبت تامہ کا پتا چلتا ہے اس بات

کے مطالعہ سے خوشی ہوئی۔ لطیفہ افضی سب سے بڑا لطیفہ ہے اور اس کی ولایت سب ولایات سے اونچی ہے۔ اس لطیفے کو خاص سرور کائنات کے ساتھ خصوصیت حاصل ہے۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۳۲، ملخصاً)

۳۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ کے حالات کے متعلق مرقوم تھا، وہ واضح ہوا، طبقہ سلاطین میں اس قسم کے امور غرائب روزگار سے ہیں۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۳۲، ملخصاً)

آنحضرت آپ کو شاہجہان آباد بھیجا جب آپ وہاں پہنچے تو بادشاہ خود آپ کے استقبال کے لیے آیا۔ اور نہایت عزت و احترام سے شہر میں لاکرا اپنے خاص قلعہ میں فروکش ہونے کا اہتمام کیا۔ جب حضرت شیخ قلعہ کے دروازے میں پہنچے تو دروازے پر بہت سی تصویریں تھیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ میں اس وقت قلعہ میں آؤں گا جب ان تصویروں کو مٹا دیا جائے گا یا ہٹا دیا جائے گا۔

دوسرے دن آپ نے حکم دیا کہ تمام گویوں، گانوں اور ناچنے گانے والے لڑکوں اور گانے بجانے والوں کو اور بدعتیوں کو شہر سے نکال دیا جائے۔ بادشاہ نے اسی وقت قطعی حکم جاری کر دیا کہ تمام اہل بدعت کو ہندوستان سے نکال دیا جائے۔

آپ نے امر معروف اور نہی عن المنکر پر اس طرح عمل کیا کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا تھا۔ جب تک زندہ رہے پورے ہندوستان میں کسی کو جرأت نہ تھی کہ کھلم کھلا سرود کرے یا ڈھولک بجائے۔ آپ کے نمائندے جا بجا پھرتے جہاں کہیں بدعت کی علامت پاتے تنبیہ کرتے، دکن میں ایک امیر نے خفیہ مجلس سرود قائم کی مگر بعد میں ساتھیوں سے کہا کہ اگر شیخ صاحب کو خبر ہوگی تو مجھے بے عزت کر کے نکال دیں گے یہ کہہ کر گویوں کو نکال دیا۔

یہی وجہ ہے حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ عنہ شیخ صاحب کو ”مختب امت“ کہتے تھے آپ کا دبدبہ اس قدر تھا کہ امراء و سلاطین میں جرأت نہ تھی کہ شیخ صاحب کے حضور بلا اجازت بیٹھ سکیں۔ آپ کی بارگاہ عالی اطلس کی بنی ہوئی تھی جس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ اس بارگاہ میں سنہری کرسی جواہرات سے جڑا رکھی جاتی۔ جس پر آپ تشریف رکھتے۔ اس کے اردگرد امراء بادشاہ اور خان نہایت ادب سے دست بستہ کھڑے رہتے۔

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میرے دل میں خیال آیا کہ شیخ صاحب درویش ہیں انھیں اس قدر شان و شوکت کی کیا ضرورت ہے؟ یہ خیال آتے ہی حضرت شیخ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ ہمارا تکتبر اس کی کبریائی سے ہے۔

ایک معتبر آدمی نے بیان کیا کہ میں نے ٹھان لیا کہ آئندہ کبھی شیخ صاحب کی خدمت میں نہیں جاؤں گا کیونکہ وہ تکتبر کرتے ہیں اسی رات خواب میں دیکھا کہ سپاہی مجھے پکڑ کر لائٹیوں سے مارتے ہیں۔ میں نے بیدار ہو کر اپنے خیال سے توبہ کی اور حضرت شیخ کی خدمت میں آ کر مرید ہو گیا۔

ایک شخص نے کہا کہ مجھے جذام کا مرض تھا میں نے حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہو کر رفع مرض کے لیے التماس کی، انھوں نے کچھ پڑھ کر دم کیا، فی الفور شفاء نصیب ہوئی۔

ایک دفعہ حضرت قیوم رابع کو لڑکپن میں مرض شدید لاحق ہوا۔ حضرت شیخ آنجناب کو دیکھنے کے لیے آئے۔ حضرت قیوم رابع کی خالہ جو حضرت شیخ کی کہین بہوتھی آنحضرت کی شفا کے لیے التماس کی۔ حضرت شیخ نے متوجہ ہو کر فرمایا۔ اس لڑکے کا اللہ تعالیٰ حافظ و مددگار ہے میں دیکھتا ہوں کہ یہ بچہ شیخ عظیم ہوگا۔ ہزاروں لوگ اس کے حلقہ میں بیٹھے ہیں اللہ کو اس سے ابھی بہت سے کام لینے ہیں جن میں سے ابھی ایک کا بھی ظہور نہیں ہوا۔ واقعی حضرت شیخ کا مکاففہ حضرت قیوم رابع کے حق میں بالکل صادق آیا۔

حضرت شیخ کو جذبہ بہت حاصل تھا۔ آپ کی توجہ سے لوگ بے اختیار ہو جاتے ہزاروں آدمیوں نے آپ سے فیض حاصل کیا اور کامل و مکمل ہو گئے۔ آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں۔ ۱۰۹۵ ہجری میں وفات پائی۔

کہتے ہیں کہ آخری وقت میں حضرت شیخ کی خدمت میں ایک ایسا طبیب لایا گیا جو اہل سنت و جماعت کے عقائد کا مخالف تھا۔ آنجناب نے فرمایا کہ یہ کونسا وقت ہے کہ تم مخالف مشرب کو میرے پاس لے آئے ہو، اسے دور لے جاؤ۔ آپ کا مزار حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک سے جنوب کی طرف۔۔۔۔۔ ہے۔ آپ کے مزار پر نہایت عالی شان گنبد بنا ہوا ہے۔ اس کے ارد گرد باغ لگایا گیا ہے۔ آپ کی اولاد آٹھ لڑکے اور چھ لڑکیاں ہیں:-

صاحب زادگان:

- ۱..... شیخ محمد اعظم
- ۲..... شیخ محمد شعیب
- ۳..... شیخ محمد حسین
- ۴..... شیخ محمد عیسیٰ
- ۵..... شیخ محمد موسیٰ
- ۶..... شیخ کلمۃ اللہ
- ۷..... شیخ محمد عثمان
- ۸..... شیخ عبدالرحمن

حواشی

- ۱..... خواجہ محمد احسان مجددی: روضۃ القیومیہ، جلد دوم ۲۰۰۲ء، ص ۳۳۵-۳۵۱
- ۲..... پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: سیرت مجدد الف ثانی۔ کراچی ۲۰۰۵ء، ص ۳۸۷-۳۸۸

☆.....☆.....☆



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

مقدمہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد قندی مرندی قدس سرہ (م ۱۰۳۲ھ) کے پوتے اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۶۹ھ) کے صاحبزادے حضرت خواجہ سعید الدین رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۹۶ھ) کے یہ ۱۹۰ مکتوبات ہیں جو ان کے خلیفہ محمد عظیم علیہ الرحمہ۔ مکتوب ۱۷۶-۱۷۷ کے جمع کیے تھے۔

اس مجموعے میں چھ مکتوبات (۱-۲-۳-۴) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے نام ہیں۔ ان میں سے تیسرے مکتوب میں بادشاہ اورنگزیبؒ کے اہل بھی ہیں۔ اسی طرح اس بادشاہ کے اہل حضرت شیخ عبد باقر لاہوری کے نام مکتوبات ۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵) ہیں جن میں مکتوب نمبر ۳۵ میں بادشاہ کی ہمتی بڑی بہن (جو داراشکوہ سے چھٹی تھی) روشن شاہ میگیم کے انتقال پر تعزیت بھی ہے (اس میگیم کا یہ نام ان مکتوبات میں بھی ہے اور اقبال نامہ جہانگیری میں بھی)۔ دوسرے مکتوبات تاریخوں میں روشن آرا نام آتے ہیں اس کے نام بھی گیارہ مکتوبات (۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳-۱۴-۱۵-۱۶-۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰) ہیں۔ اور آخری مکتوب میگیم کے بی بی میں منقول ہونے کا ذکر ہے۔ اورنگزیب کے بڑے صاحبزادے محمد عظیم (م ۱۱۲۳ھ) کے نام مکتوبات ۵۲-۵۳-۵۴-۵۵-۵۶ ہیں اور دوسرے صاحبزادے محمد عظیم (م ۱۱۱۹ھ) کے نام مکتوبات ۶۹-۷۰-۷۱-۷۲-۷۳-۷۴-۷۵-۷۶-۷۷-۷۸-۷۹-۸۰-۸۱-۸۲-۸۳-۸۴-۸۵-۸۶-۸۷-۸۸-۸۹-۹۰-۹۱-۹۲-۹۳-۹۴-۹۵-۹۶-۹۷-۹۸-۹۹-۱۰۰-۱۰۱-۱۰۲-۱۰۳-۱۰۴-۱۰۵-۱۰۶-۱۰۷-۱۰۸-۱۰۹-۱۱۰-۱۱۱-۱۱۲-۱۱۳-۱۱۴-۱۱۵-۱۱۶-۱۱۷-۱۱۸-۱۱۹-۱۲۰-۱۲۱-۱۲۲-۱۲۳-۱۲۴-۱۲۵-۱۲۶-۱۲۷-۱۲۸-۱۲۹-۱۳۰-۱۳۱-۱۳۲-۱۳۳-۱۳۴-۱۳۵-۱۳۶-۱۳۷-۱۳۸-۱۳۹-۱۴۰-۱۴۱-۱۴۲-۱۴۳-۱۴۴-۱۴۵-۱۴۶-۱۴۷-۱۴۸-۱۴۹-۱۵۰-۱۵۱-۱۵۲-۱۵۳-۱۵۴-۱۵۵-۱۵۶-۱۵۷-۱۵۸-۱۵۹-۱۶۰-۱۶۱-۱۶۲-۱۶۳-۱۶۴-۱۶۵) ہیں۔

پھر ۳۸-۳۷ اور ۴۱ سے ۴۵ تک پھر ۱۸۵-۱۸۶-۱۸۹ ہیں۔ یہی عرب خاتم کے نام ۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵
مکتوبات ہیں جن میں مکتوب ۲۹ میں ان کو والد مہربان خطاب کیا ہے۔
مختم خان نام مکتوب ۱۹-۱۸-۱۵-۱۵-۱۵-۱۶ کسی فتح کا ذکر ہے ۱۸۶۱ میں یہ خطاب ابراہیم
(پیر شیخ میرخوانی) کا تھا جو اسے سال پیدم (۱۸۱۱ء) میں حج کے بعد ملا تھا اور مراد پانچواں کا منصب بھی ملا تھا۔
بعد وہ سارنگپور میں ملا گیا اور آبدان میں مختلف منصبوں پر فائز رہا۔ پھر منصب علیحدگی کر دیا گیا لیکن
یہاں بیالیس سال جلوس میں پھر ہزاری منصب ملا۔ یہاں بیالیس سال معلوم نہیں کہ یہ میر محمد خاں کو بھی مختم خان کا خطاب ملا تھا (ماترالا)
کرم خان کے نام ۱۷-۱۹-۲۱ مکتوبات ہیں اس کا نام مراد کام تھا جو میر زمر اور التفات خاں (پیر میرزا
رستم قندھاری) کا بیٹا تھا۔ یہ التفات خاں ہی ہیں جن کا عقد عبدالرحیم خاں خاندانی بیوی صاحبزادی سے ہوا تھا۔ شاہجہاں
عہد میں وہ ہزاری منصب ملا اور لکنؤ پھر سواری کی فوجدار کی اور بیالیس سال جلوس میں کرم خان کا خطاب ملا
اور عہد انگلیز کے سو سال میرزا کرم خان کا خطاب دیا گیا۔ ۱۸۵۸ء میں تو ہوا۔ شری کتا تھا (ماترالا) اور بھلا
کے نام مکتوب ۳۱۔ یہ بھی کوئی عہدواران مراد کے علاوہ ممتاز ظاہر سے شیخ محمد باقر اور ابن شرف الدین العباس
کے نام مکتوبات ۲۵-۵۰ پھر ۱۱۸ سے ۱۱۸ اور ۱۸۷ ہیں۔ یہ کل الجواہر کے مشہور مصنف ہیں۔ ان کے نام مکتوب ۱۲۲
میں یوں لکھا ہے: "میرزا محمد شریف سے استفادہ کریں جو حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ مکتوب ۱۸۷ میں
حافظ صاحب مرحوم اس مقال ذکر ہے: "انہی مکتوبات میں سے نمبر ۱۲۲ میں شیخ اول بادشاہین شاہ شہانزادہ
محمد عظیم و اور ۱۲۱ میں شیخ اول بادشاہین پناہ ہے۔ حافظ محمد حسن دہلوی (م ۱۱۲۶ھ) جو شیخ عبد
محمد دہلوی کے اختلاف میں تھے اور وہی میں انہی کے قریب بن ہیں وہ بھی حضرت خواجہ محمد معصوم کے خلیفہ تھے ان
کے نام مکتوبات ۱۷-۱۸-۱۹-۲۰-۲۱-۲۲-۲۳-۲۴-۲۵-۲۶-۲۷-۲۸-۲۹-۳۰-۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰ ہیں۔"

ملا پانچواں محمد بنی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ان کی مرصع تصنیف —
عج البحرین کی اشاعت کی سعادت اس عاجز کو حاصل ہو چکی ہے۔ ان کے نام مکتوب ۳۱-۳۲-۳۳-۳۴-۳۵-۳۶-۳۷-۳۸-۳۹-۴۰-۴۱-۴۲-۴۳-۴۴-۴۵-۴۶-۴۷-۴۸-۴۹-۵۰ ہیں۔

حضرت خواجہ محمد معصوم ج کے دیگر خلفاء میں خواجہ عبداللہ کولابی کے نام مکتوبات ۱۵۴۲ء جاری محمد یو لہائی کے نام مکتوبات سے ۱۵۴۹ء تک خواجہ محمد شریف بخاری کے نام ۱۹۶۷ء سے ۱۹۷۱ء تک پھر ۱۱۱۱ء سے ۱۱۱۲ء تک اور ۱۱۱۸ء - ۱۹۰۰ تک بھی ہیں ابھی میں مکتوبات نمبر ۱۰۵ میں خواجہ صاحب کی اہلیہ کے انتقال پر تقریباً ۱۹۰۰ء میں جو سودا لہندہ کابل کے نام ۸۲-۸۳ میں اور ۸۳ میں ذکر دخول بادشاہ دین پناہ دریں طریقہ تحریر میر محمد ابراہیم بن میر محمد نمان اکیڑ بکری جو کجاو لہندی پر جلد دوم میں ۱۸۱۰ء میں فونٹے۔ (آئرا لامراء جلد اول) ان کے نام ۱۲۱۵-۱۲۱۶۔ ۲۸-۳۶ میں شریف مکہ کے نام بھی ایک مکتوب ہے۔ محمد بن یوسف (۱۲۱۵) (خدم زاد) محمد بن (۱۲۱۶) (۱۲۱۷-۱۲۱۸) میر عبداللہ (۱۸۱۸) شیخ عطار اللہ سورتی (۱۳۱۳) حاجی اسد اللہ وزیر آبادی (۱۵۱۵) ملا محمد جان (۱۵۱۶) ملا محمد بن عطاء آبادی (۱۸۱۸-۱۸۱۹) ملا محمد حسن سیالکوٹی (۱۸۱۵) شیخ محمد تھانیسری (۱۸۱۸) بانیہ سہارنپوری (۱۹۵۵ تا ۱۹۵۶) نور محمد بنگالی (۱۰۹۰-۱۱۰۰) ملا ابوالقاسم کابل (۱۵۹۰-۱۶۰۰) اخوند ملاشاہ مراد آباد کے نام ۱۶۶۶ (در بیان آنکہ طاقات سلطان بنیت حسنہ محمود بہت) اور ۱۶۶۳ میں بسند کے مخدوم محمد آدم تہتی (۱۶۶۶) کے نام ۱۶۶۶ اور محمد حامد لاہوری کے نام ۱۶۶۳-۱۶۶۴ گویا مذکورہ بالا ملکی اور میر ذبی سلطین امراتوسا اور علما سمعی آپ سے مستفیض تھے۔ اس لیے ظاہر ہے کہ ان مکتوبات کے لکھنے والا درجہ و تقویٰ، علم و فضل، خلوص و کمال میں کس قدر بلند مرتبہ ہوگا !

میں اپنے مخدوم جناب مولانا حسرت علی خاں صاحب ظلہ (محلہ تھانہ پاکھر یام پور) کابلے ممنون ہو کہ انھوں نے ضعف بصارت کے باوجود مکتوبات شریفیہ کے اس نادونٹے کی نقل خود اپنے دست مبارک سے فرما کر اس کی اشاعت کی سعادت کا موقع بہم پہنچایا۔ اور محترم بھائی مولانا ابوالفتح صغیر الدین صاحب کابلی عین کرم ہے کہ انھوں نے حسب معمول اس مرتبہ بھی متن اور پروف کی تصحیح میں بڑی مدد فرمائی۔ جزاھما اللہ فی الدارین احسن الجزا۔

احقر۔ غلام مصطفیٰ خان۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شائش بے انتہا شارب بارگاہ کبریٰ نقشبند نقوش موجودات و نیایش بے احصائیہ
 درگاہ غرود علائق بیوند بارغ کائنات کہ دین مبین را به سیف احمدی از اذیت اغیار معصوم ست
 بخور باقی فریت بخشید و نیز اعظم شرع مبین را بر آسمان افضال و اکمال طالع دلائح گردانید
 و اورا علیہ السلام بطلب مستطاب و خادماً و مخلصاً لآلہمہم لثقیلین ممتاز و امتیازش را به لیر
 واجب الاذعان یا ایہا الذین امنوا اصبروا علیہ و سلّموا السلیماً مرا فرار نمود اللّٰهُمَّ صَلِّ
 وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰخِرِہٖ اِنَّکَ جَمِیْدٌ مُّجُوْدٌ و احقر خدام طریقت
 فقیر فقیر محمد اعظم را به اخراج مکاتب قدسی اسالیب کہ از سر چشمہ بیان الامام ترجمان جناب
 اقطاب متاب والد بزرگوار این فردیت کردار یعنی حضرت قطب الاقطاب شیخ الشیخ والشاب
 ارشاد فرماد فیض مہاد فضل بنیاد ماہ اربع حصول اہمیت و مراد لقطہ و اثرہ ہدایت و مہد اذکر
 مہبط ولایت در شاد ہادی مصلح صلاح مبداء و معاد امتکار اصحاب علمادار باب استاد
 غفران پناہ و عنوان دستگاہ مروج طریقہ یقین شیخ سیف الدین قدس سرہ و اقبض برہ اربع
 یا قہ بود مستعد فرمود فحمد اللّٰہ ثم فحمد اللّٰہ

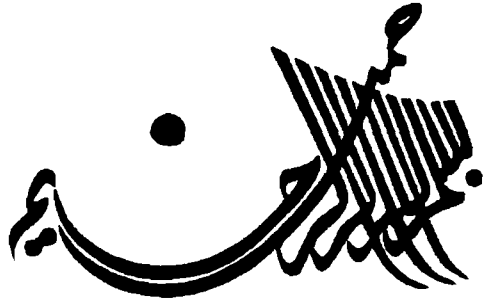
نہے این نامہ سے رشد فرمایا
 مہدات آنچنان در درجہ ہست
 کہ آغاز ادب پیدا است انجام
 کہ گوئی آسمان پر نجوم ہست

که اندرے تقیسن نورشید ماه است	درد تابنده الزواله است
مشام طالبان از دے معطر	طریق احمدی از دے منور
موج پارسانی بر در اُد	لباس رهنمایی در بر اُد
ز مدحش اعتبار خود فرودم	منی گویم که مدح اُونمدم
کتاب مستطاب فیہ لاریب	امامے کو بود مصنوم از عیب
ز موزش از مخالف او نهفته	حقایق از مضامینش شکفته
درا اِنَّا قَتَلْنَا هَسْت مدحت	ز سفیش دین احمد راست نفرت
برنگ اہم اعظم هست مستور	حقایق اندر و گردیدہ مستور
بدوران تار سد فین عنایت	بود تا گرم بازار ہدایت

الئی باد ہادی ط البان را

حیات تازہ مرروح وروال لا

السِّيَابُ بِمَعِ كَلِمَاتٍ مَعَ الْعَالَمِ



مکتوب اول - در دید قصور اعمال و حصول بهره از نسبت مزاحمت و یافتن اتحاد جدیدی به آن دوا و معالجه خود را تعیین حتی معلوم نمودن در میان آوردن اسرار لازم الاستیلا و یافتن فیوض و برکات اذن مرتبه مقدمه بے حیولت و بیشتر شدن به ارتقاء دامنه و برتخه لذت و احوال یاری و خویش به پیر بزرگوار خود نوشته اند.

عندداشت کترین در ولایتان محمد سعید الدین به عرض احوال پرانگند و جزات نموده گستاخی نمی نماید و بسا میزد عفو از حد خود تجاوز کرده و باز نفسی می کند. قبله گاه با چندانکه خواست دمی خواهد که از راه مباحات قدم بیرون نه تمد صورت پذیر نمی شود آن قدم ارتکاب مشتمه و مکروه و محرم نقد وقت است که چه بیان نماید عمل به غریمت خود در حق او محکم مغرب است و از ایشان اولی و احوط بغایت بعید افتاده. اما **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدُهُ** که با وجود این همه خرابی و تباہ کاری در محبت مسکن آن درگاه قدم راسخ دارد و در اعتقاد فدویت به آن عتبه علیه ممتاز است. متاع ازین بهتر در بساط خود نه دارد و نظر به این اندوخته بعضی سوار بخ سالقه و لافقه معدوم می دارد سه

تو مراد دل ده و دیر ی بین رد بهی خویش خوان و شیر ی بین

حضرت سلامت پیش ازین بچند سال از غایت ذره پردری به الحاق حقیقت الحقایق
و به حصول بهره از نسبت طاعت این دور از کار را مستعد ساخته بودند و این ضعیف نیز آنچه
ازین دولت عظمی ادک می کرد به عرض آن مصدر می گشت بعضی اعیان آن قدر این نسبت
علیه زیرباری کرد که اتحاد جسدی معامله کمون بروز متخیل می گردید و تکل در بدن خود احساس
می نمود و الحال نیز در کار اسرار آن حقیقت عجوبه نش خواصی می نماید و چند آنکه در دردی رود
گویند هیچ نه رفته است به انواع مختلفه ظهور می فرماید و هر بار قنای بعا هدیه توهم می شود
نه جهش غایت دارد و مسدود را سخن پایان ببرد نشسته مستقی و دریا همچنان بانی
ملو اد مسکن خود را تعیین حتی معلوم می کند و خود را محاط این تعیین که فوق اد تعیین نیست می یابد
و عجایب غرائب نیز با آرزاه همین تعیین در خودی نمود و مثل بر نیسان الوار و برکات می یابند
و اسرار لازم الاستتار ببلوس در میان می آوند در بعضی اوقات چنان متخیل گشته است که
مردارید و زیور بار بر روی نتاری گفتند و آن قدر مشغوف این نسبت است که نسبت است
دیگر گویند مستور شده اند و ایضا این در دیش را آن عالی حضرت بارها به ارتفاع واسطه و
افزای فیوض و برکات از مرتبه مقدمه به حیوانیت بشر ساخته اند وجه علامت کمال اتحاد
با حقیقت موصی الله علیه و سلم همین رفیع واسطه است. و این قسم اتحاد لظیفه اقل قلیل است.
چنانچه از مکتوبات قدسی آیات ظاهری گردد. اما بهره از اصالت در حق این قسم شغف لازم
است یا نیست امیدوار است که بچاب سرا قواز گردد و قبله عارفان سلامت صلاح آثار
شیخ ظهور الله که از بار پاشفت و نمود است از امتدای شغل تا این زمان عجایب غرائب
چیز را نقل می کند از درج افلاک سبعه و ظهور الوار عرش و صحبت خیر البشر علیه و علی آله من
الصلوة انقلها من التسلیات الملهما بارها ظاهری ساخت و الحال عروج عناصر راجعه را

درک می‌کند. دهنوی عبداغفور که حتی خدمت بجای آورد محبتی خاص دارد که از راه آن در اکثر مقامات امیدوار است که معیت داشته باشد آثار وجود محبوب در وی متوجه می‌گردد و صلاح آثار حافظ موسی یکی از یاران فقیر است و به شرف صحبت آن حضرت مشرف گشت. در قلبیات وحدت وجود بود چنانچه می‌گفت که هر ذره از ذرات وجود من انداز آنکه من می‌زند. فقیر خواست که ادرا ازین حال برآورد و لمح در خلوت باوس سکوت نمود بعد از برخاستن ظاهر ساخت که تمام درق من گردانیدند بند بسیاری الحمد که ازان معنی غلصی یافته پرتاه راه افتاد. و انیاران جدید حاجی عبدالرؤف امام جامع مسجد فتحپوری پیش از دیگران رقیابت عالی نموده از حقوق صفات باصل بے تکلف می‌گوید در خود را تمام عالم را گم ساخته پشود خاص متذست و معنی بقای نیز درک می‌کند.

چون بادشاه دایم اهل عسکر دین شهر نشینند بعضی نوشته نشینان و طالب علمان شلسته دلان که بهر محل از اهل عسکر بهتر اند اخلاص بهم رسانیده اند مخصوص حافظه عبدالخلیل لنگ که یکی از شیوخ این حدود است و جماعه از اغنیا باوس بر نیز از دلند و لطفت خان و غیره بهر ارادت تو است و نیاز مندی تمام دارند و به فقیر عجب حسن ظن پیدا کرده چند بار صحبت سکونت داشته از راه دور به قلاص و طلب تمام می‌آید. و چندس دیگر به شغل اند که هر کجا بساز کار و بر اثبات سرگرم اند. و فنائل مآب محمدناصل پسر میر محمد عارف سنگل کوئی به اخلاص محبت تام به فقیر همراه می‌کند امیدوار است که بشرف صحبت نیز مشرف گردد. بے ادبی از حد گذشت امیدوار عفو است. حضرت سلامت چون ایام رخصت محمدصادق افغان نزدیک رسیده امیدوار است که توجهات عالیه میراب گردد و بعنایات و بشارت مخصوص سرطبند شود. و بیاب هونی پائیده دهنوی سعد اللہ دلا در سکی که در محبت حضرت خداست لا اله الا الله

وحاجی محمد شریف التماس توجهات خاصه سعادت حضرت سلامت وقت رخصت فامحمد سالم
 خلقه تبرک مثل یار این دیگر عنایت فرمایند و بی شمار ایت عالیه بیشتر سازند که در محبت حضرت
 فانی است. حال عریضه نور محمد متوطن سرهند است امیدوارم مهربانی است. والسلام
 مکتوب دومیم. در ظاهر شدن اشتقاق از فرات ایت تبرک و ظهور نمودن امام ربانی و حضرت
 میان جیوکلان و در اکثر منزل عنایات فرمودن و ظاهر شدن حضرت خواجه نیزنگ کمال وقت
 و مائل یافتن نسبت خود را به نزول و معلوم نمودن راه وصول خود را در نهایت علو و تزیین مخصوص
 بودن این مسلک بر آد آن. و شمه از احوال سلطان وقت نیز به سر نیز رگوار خود نوشته اند.

عرض داشت بنده مجبور محمد سعید الدین به خادمان غنیه علییه عا کفایان سده سینه
 می رسانند که در اثنای راه به فرات ایت تبرک رسیده شد آثار اشتقاق و مهربانها از عزیزان
 در حق خود مشاهده نمود. و تفسیرش در موهبتی که عارت ربانی حضرت میان جیوکلان و صفائی
 نموده اند آن حضرت به نشان رفیع ظهور فرموده در اکثر منزل عنایات داشتند و هر چند باین
 شهر معلوم نزدیک می شد خلعتهای فاخره در بر نخدی یافت. روز عرس به زیارت حضرت خواجه
 نیزنگ خواجه باقی بالند استسعاد یافت. بجاه و جلال عظیم مانند بادشاهان ظهور نمودند و
 به نورانیت تمام طلوع فرمودند. و نسبت باین فقیر به نزول مائل تر است و گاه گاه عروج هم
 واقع می شود. در هنگام عروج به طالبان شستن خالی از سعوت نیست. درین روز با عروج
 خاص واقع شد. در راه وصول خود را در نهایت علو شان و تزیین عالی در یافت و معلوم شد
 که این قسم مسلک مخصوص به مرادی است که به میر مرادی راه رفته باشد و در میان را این جا
 قدمگاه نیست. و حسن و لغزارت آن را به کدام زبان بیان نماید. و امر دیگر که از جمله
 اسرار لازم الاستتار است در خود یافته تعلق به حضور دارد و یضیق الصد و لا یطلق اللسان

نقد وقت است یعنی سجانہ الحمد کہ بادشاہ دین پناہ را در خدمت حضرت اخلاص جمع دیگر
 است. از ذکر لطافت و ذکر سلطانی گدشته به ذکر نئی و اثبات مقید است و ظاہری سازد کہ
 بعضی اوقات خطر مطلقاً نمی آید و گاهی کہ می آید استقرار نمی گردد. ازین راه خیل محفوظ
 است و می گوید کہ پیش ازین من لذت بجوم خود اظرف دل تنگ بودم. و شکر این نعمت بجای آورد
 و عزت این طریق عالی را بر طریق دیگری گوید و بدرخصت کردن فقیر را الهی نمی شود بالجمله
 امیدوار توجیه غائبانہ حضرت است. امید کہ شفقت نموده نگاہ بجای آید و انما بعد و اگر
 امر معلوم شود در عنایت نامہ فقیر مندرج سازند. و تالاب کرکمت کہ در تحتانیست
 مقرر نمودند کہ در اینجا سراسر عالی بنا نمایند. و سابقاً حسب الحکم بہ عبد الغفری در اخراج قاضی
 دار تقاع رز آکا دیسی کفار رفته است ظاہراً عمل در آمدہ باشد. در امور دینی آنچه گفته می شود
 بے تکلف قبول می نماید. حضرت سلامت جانہ کہ بہ فوز علای آن حضرت در آمدہ اند بر عرض
 اخلاص مصدع اند خصوص خان سعادت نشان سزاوار خان و محمد رضا و غیر او و سعادت
 آثار مرزا جمال اللہ پسر سعید خان و فقیہان آقا شیخ محمود و صدیق بیگ و غیر ہم کہ در
 حلقہ علانی استسعاد یافته اند و سیادت آقا میر کمال الدین حسین داماد میر ابراہیم و
 کہ الحال بہ دخول طریقہ عطیہ استسعاد یافته عرض اخلاص می رسانند و یاران اینجائی خواجہ
 محمد زاہد میان رفیع الدین و اخوند ملا در سکی و صوفی سعد اللہ و محمد حسین و ملا قاسم و
 شیخ عمر عرب و حاجی احمد و خان بیگ و حافظ الیاء و ملا عبد القفور عرض اخلاص می نمایند
 و از اخلاص جان قشایہا و مہربانیہا میر محمد ابراہیم بہ کدام زیان ظاہر سازد و در آمدن
 قلعه و در بازار ہاے در صورت انبار. جنس خود در جلومی گردد. قبیلہ گاہا در آنہ بہ سبب
 بجوم یاران توشتن میسر نیاید لہذا بعد از نماز عشاء تحریر نمود اگر خطاے رفتہ باشد معذور خواہند
 والسلام!

مکتوب سومیم۔ در شوق ملازمت حضرت ایشان در یوزہ توجہ فائزانه در حق خویش
 و در دید تصور اعمال و ستم از او ال بادشاہ دین پناہ نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔
 مراکتید و طنابم بہ گردن اندازید کشان کشان چوسگاتم بہ پیش بار برید
 عاصی بہ خور محمد سیف الدین کہ از برکات حضور محروم است و درین دارالافتراق بہ

ابنار الدنیا مختبور۔ التماس عنایت خاص در خود در یوزہ می نماید

شاهان چہ عجب گر بہ لوازند گدارا

اشتیاق قد مبوسمی را چہ شرح دہد چند آنکہ باین مرد مقدمات رخصت آورده شد رضامند
 نمی شود و جذب کشش حضرت در کار است کہ ازین گرداب عنایت برآرد

ترحم یا ولی اللہ ترحم

ہموارہ از طر الہی جبل نشانہ ہراسان است کہ مبادا خرابی این کس را درین اجتماع نہ خواستہ
 باشند۔ واسے اگر دستگیری حضرت امداد نہ فرماید

تو دستگیر شو اسے خضر پے نچستہ کہ من پیادہ می روم و ہرمان سوارا منند
 نقائل پناہ شیخ عبد الحمید بخدمت گرامی استسعاد خواهد یافت از حقایق اینجانی بہ تفصیل
 مشار الیہ اطلاع دارد۔ مجلاً آنکہ این مرد بزرگ خطرہ را از قلب مطلقاً منتفی می یابد و در
 دماغ معلوم می کند و بعد میت مشرف شدہ امیدوار توجہ است۔ حضرت سلامت درین
 روزہا صحبتما سے طولانی واقع می شود و بعضی مکاتیب فامند مذکور می گردد و بہ اخلاص
 تمام می شنود۔ امید است کہ از مخلصان خاص حضرت گردد۔ والسلام
 مکتوب چهارم۔ در بیان آنکہ مقصود از آشنائی سلاطین رفع مظالم است و در سفار
 بعضی اجبہ بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔

حضرت سلامت در وقت رخصت پادشاه دین پناه گفته شد که مقصود و علت غائی
از آشنائی شما از تغلیع نظام است و الا فالعیاذ بالله بن ذاللقینا کینه عالم پرگنه دارد که
عبدالرسول ظالم را بعد از گفتگوسے بسیار غل کنا نمیده شد. و تفصیل بعضی مقدمات در کتاب
مبرک قد نوشته از اینجا واضح خواهد شد. حضرت سلامت ملا شاه حسین امید دار عنایات خاص
است و كذلك حاجی عاشور بلخی و حاجی شریعت بلخی السیر خود سبب گرگین آن آستانه است
یقین که مورد اشفاق و مهربانیها خواهد شد. والسلام
مکتوبت پنجم - بیونی پائیده در بیان تعینات ثلثه و بیان آنکه وصول تندی بالتعین چیست
و همین تعین اول است و مرکز این تعین ناشی از مقام محبوسیت است و تفصیل آن ناشی از
خدا و مایناسب ذلك.

باسمه سبحانه - محمد لصلی - جناب ارشاد پناهی صوفی پائنده مجد معلوم نمایند که بشارت
تعین همی در حضور حضرت ایشان در حق شامع شده بود. الحال امید که ترقیات بے اندازه
فوق آن تعین نمود باشند لیکن بدانند آگاه باشند که حصول تندی فوق این تعین ممکن نیست اگر هست و حصول
نظری است و بیانش آن است که فوق تعین علمی حلقه نزد شیخ ابن عربی و تابعان او میر سلوک
اصلا نیست و حضرت مجدد الف ثانی فوق آن تعین چندین مراتب سلوک بیان فرموده
اند تا آنکه تعین وجودی ظاهر شود و مرتبه که فوق آن مرتبه است لا تعین متحقق شد و تا چند
گاه تعین اول همین وجودی قرار یافت چنانچه نزد شیخ ابن عربی تعین اول تعین علمی همی است
و مرتبه که فوق اوست آن را مرتبه ذات می گویند. آخر الامر در آخر حیات حضرت مجدد الف
ثانی زهنی اللہ تعالی عنہ فوق تعین وجودی حتی منکشف شد و میر سلوک تا اینجا منتهی شد
و فوق آن قدم و میر سلوک را گنجایش نماند. اما الحمد لیله سبحانه که نظر را از اینجا منع فرمودند

ع بلا بودے اگر این ہسم نہ بودے

این نوع معارف از حیث عقل و بیان خارج است و خواص در رنگ عوام در فهم آن غلبه
 و قاصرند. و این تعین حتی را حقیقت الحقائق نیز می گویند مگر آن تعین اثر است
 ناشی از مقام محبوبیت است. و حقیقت محمدی علی صہ اجہا الصلوٰۃ والسلام از بنی طور یافته
 و نفس آن تعین ناشی از مقام خلقت و حقیقت ابراہیمی است علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام تا
 کدام صاحب دولت باشد که جامع مقام محبوبیت و خلقت گردد و نعمت در حق او تمام شود
 زیادہ برین تا کجا الطناب نماید ما امید است کہ درین سیر ما و را و النہر علی از وجود شریف
 متور گردد. و سلام.

کتابت ششم. بہ سلطان وقت در بیان آنکہ عمل بہ رخصت احیانا غریمت است
 و عمل در لباس بہ نیت حسنہ محمود است و ترک آن بہ قصد شہرت مذموم. و بیان آن کہ
 قبول ہدایہ از سلاطین و غیر ہم جائز است و ایراد آنار کثیرہ درین باب

از ناز کہہ سہ و احتیاطات امام ہمام چہ و انمودہ آید: ہر چند این معانی
 بیشتر ہم بہ مطالعہ در آمدہ اما ہوا المسک ما کثر رتہ فی مضع. لیکن بہ مقتضای
 حدیث رات اللہ کما یحب ان یؤتی بالغریمۃ یحب ان یؤتی بالترخصۃ
 عمل بہ رخصت ہم احیانا غریمت است کما ہو ممتدا جیم من الصحابۃ و المشایخ
 و العلماء و ہم فی غایۃ الوبیح و حسن عمل ہمہ واجب مع ذلک عمل آنحضرت علیہ
 الصلوٰۃ والسلام در قبول ہدایہ از سلاطین و غیرہ معنی است کما فی الاحادیث بعض روایات
 و غیرا کہ نوشتہ شدہ بہ مطالعہ حاضر در آید فی مطالب المؤمنین و لباس المشہور
 فی الرثاۃ و انفس مکررہ کذا فی شریعۃ الاسلام و سبیل الرعی عن

الزَّيْنَةَ وَالتَّجْمُلُ فِي الدُّنْيَا - قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 يَوْمَ وَعَلَيْهِ رَوَى قِيَمَتُهُ أَلْفُ دِرْهَمٍ وَرُبَّمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِ رِدَاءٌ
 قِيَمَتُهُ أَرْبَعَةُ أَلْفٍ دِرْهَمٍ - وَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ يَوْمًا وَعَلَيْهِ
 مِرْدَاؤُ خَمْرٍ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ إِذَا أُنْعِمَ عَلَى عَبْدٍ أَحَبَّ أَنْ يَرَى
 أَثْمَرَ لِحْنِهِ عَلَيْهِ - وَابُو حَنِيفَةَ كَانَ يَرْتَدِي بِرِدَائِهِ قِيَمَتُهُ أَرْبَعُمِائَةٍ دِينَارٍ
 وَابَّاحَ اللَّهُ تَعَالَى الزَّيْنَةَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي
 أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ - وَكَانَ ابُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ يَقُولُ
 لَيْلًا بِدُنْيِهِ إِذَا رَجَعْتُ إِلَى أَوْطَانِكُمْ فَعَلَيْكُمْ بِالثِّيَابِ النَّفِيسَةِ وَآيَاكُمْ
 وَالثِّيَابِ الْخَيْسِيَّةِ فَإِنَّهُ مَعَ زَهَادِيهِ وَوَرَعِهِ وَكَانَ يُوصِيهِمْ بِذَلِكَ
 كَذَا فِي الذَّخِيرَةِ وَكَانَ ابُو حَنِيفَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ يَحْرُورُ فَلَسَّ سُوْرَةَ وَبَلَدًا مَا نَدَى وَنَفِيَهُ
 وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ يَلْبَسُ الثِّيَابَ النَّفِيسَةَ فِي رَوْحَةِ الْأَخْبَابِ فَرَفَعَهُ
 بِنُورِ خَزَائِمِي كَأَنَّ قَبْلَ بَادِشَاهِ بَدَمٍ بِرَدِيَا سَ عَمَانَ عَامِلٍ يُوَدُّ أَنْ يَرْضَى بِلِقَاءِ شَرِيحِ
 مَفِيدٍ كَمَا أَوْرَاقَهُ مِي كَقَتْنِ دَوَا سِمْ وَدِرَّازِ كُوشِ وَجَاهِ جَنْدِ نَزْمِ وَقَبَا سِنْدِسِ وَطَلَا
 بِهَ أَنْ حَضَرَتْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ بِرِسْمِ هَدِيَةِ أَسْمَالِ بَخُودِ وَحَضَرَتْ فَرَسَادَةُ أَوْرَاقِ
 فَرُودِ وَرِ كِتَابِ مَطَالِبِ الْمُؤْمِنِينَ فَتَوَيَّرَ بِقَبُولِ كَرْدَانِ هَدِيَةِ أَسْمَالِ طِينِ جَاهِ زَادَةِ هَدِيَةِ
 وَدَلِيلِ بِرَاقَاتِ دَعَا سَ خُودِ أَوْرَدِهِ كَمَا فِي تَبْوِيلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
 النَّهْدِيَّةِ مِنْ بَعْضِ الْمُشْرِكِينَ وَبَلِيغِ عُلَى مَا قُلْنَا كَذَا فِي الْخَيْطِ وَمَنْ رَزَقَ تُوْبَةَ
 رَقِّ يُونَةَ وَرِمَادَةَ سَمَرِ عَوْرَتِ هَدِيَةِ كَذَا سَمِحَ مِنَ الثَّقَاتِ بِهَرِزِ شَرِيحِ وَتَكَلَّفَ حَضْرَةَ
 دِرَّاجِ دَرْتِ جَمَاعَةِ هَدِيَةِ كَمَا بِدَوَامِ تَهْنُوتِ بَلِيغِ تَكَلَّفَتْ نَدِي سِيدَةَ أُنْدُ وَآيَا كَلَّتْ هِي قَمْعَا طَلَّةُ

وَرَأَى الْوَرَاءَ كَمَا صَوَّحَ بِهِ الْإِمَامُ فِي مَوْضِعٍ يَجُودُ أَنْجِ الْمَمْدُورَ فِي حَقِّهِ شَتْمَ فَرَسٍ
 إِذْ بَلَغَ نَفْسَهُ بِرِسْدِهِ مِنْ مَقْتِيَانِ لَمْ يَصْلُحْ لِيَدْلُ عَلَى مَقْتِيَانِ بَلْ يَسْتَمِجُّ بِسِتْرِهِ رَتَابِ
 رَحْمَةٍ وَلَقَدْ أَسْمَعْتُ مَنْ جَوَزَ أَخَذَ مَالَ السُّلَاطِينِ إِذَا كَانَ فِيهَا حِلَالٌ وَكُحْرَامٌ
 فَهَسَّالٌ يَتَحَفَّرُونَ عَيْنَ الْمَلِكِ وَكُحْرَامٌ يَمَارُؤِي عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْقَهَابَةِ إِنَّهُمْ أَدْرَكُوا
 أَيَّامَ الْأُمَّةِ الظَّالِمَةِ وَأَخَذُوا الْأَمْوَالَ مِنْهُمْ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ وَرَبِيعُ
 بْنُ تَابِتٍ وَأَبُو أَيُّوبَ وَجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَجَابِرُ وَالنَّسُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَعَنْ مَرْوَانَ
 وَتَوْفِيْدٍ وَعَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ وَأَخَذَ بِنُحْمَرَ وَابْنُ عَبَّاسٍ مِنَ الْحِجَابِ وَأَخَذَ كَثِيرٌ مِنَ
 التَّابِعِينَ عَنْهُمْ كَالشَّعْبِيِّ وَابْرَاهِيمَ وَالْحَسَنَ وَابْنَ أَبِي لَيْلَى وَأَخَذَ الشَّافِعِيُّ مِنْ
 هَارُونَ الرَّشِيدِ أَلْفَ دِينَارٍ فِي دَفْعَةٍ وَأَخَذَ مَا يَأْتِي مِنَ الْخُلَفَاءِ أَمْوَالَ الْأَجْمَةِ
 وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ إِذَا أُعْطِينَا قَبْلَنَا وَإِذَا مَنَعْنَا لَمْ نَسْأَلْ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ إِذَا أُعْطِيَ مَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَلَّتْ وَإِنْ مَنَعَهُ رَفَعَ
 فِيهِ وَرَوَى نَافِعُ بْنُ عُمَرَ أَنَّ الْمُخْتَارَ كَانَ يَبْعَثُ إِلَيْهِ الْمَالَ يُقْبَلُهُ ثُمَّ يَقُولُ
 لَا أَسْأَلُ أَحَدًا وَلَا أَرُدُّ مَا رَزَقَنِي اللَّهُ نَاقَةَ قَبْلَهَا وَكَانَ يُعَالِلُهَا نَاقَةَ
 الْمُخْتَارِ وَعَنْ نَافِعِ ابْنِ أَبِي عُمَرَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَبَّحَنَ النَّاقَةَ فَعَمَّهَا عَلَى النَّاسِ
 ثُمَّ جَاءَهُ سَائِلٌ فَاسْتَقْرَمَ مِنْ بَعْضِ مَنَ أُعْطَاهُ وَأَعْطَى السَّائِلَ وَلَمَّا قَدَّمَ
 الْحَسَنُ ابْنَ عَلِيٍّ عَلَى الْمَعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمْ فَقَالَ أَلَا أُجِيزُكَ بِجَائِزَةٍ
 لَمْ أُجِزْهَا أَحَدًا مِنْ أَعْرَابٍ وَلَا أُجِيزُ أَحَدًا بَعْدَكَ مِنْ أَعْرَابٍ فَقَالَ فَأَعْطَاهُ
 أَرْبَعِمِائَةَ أَلْفٍ فَأَخَذَهَا وَعَنْ جَبِيْبِ بْنِ تَابِتٍ لَقَدْ رَأَيْتُ جَائِزَةَ الْمُخْتَارِ
 لِابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ فَيَقْبَلَانِهَا فَيَقْبَلُ مَا بَيْنَهُمَا فَقَالَ مَالٌ وَكِسْفَةٌ وَعَنْ الزُّبَيْرِ